## سوال

(374) قسطوں والی رقم پر زکوۃ

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت ہے کہ سائل ٹرانسپورٹ کا کاروبار کرتا ہے۔ سائل نے جو گاڑیاں فروخت کی ہوئی ہیں ان کی مالیت تقریباً چالیس لاکھ روپیہ کے قریب ہے اور سائل نے اس رقم میں سے دس لاکھ قرض بھی دینا ہے باقی رقم تیس لاکھ رہ جاتی ہے۔ اب مسئلہ یہ پوچھنا کہ زکوۃ کی ادائیگی کس طرح کرنی ہوگی۔ نیز یہ رقم بذریعہ قسط واپس ہوتی ہے۔ آیا کہ سال کے اندر جو قسطیں وصول ہوں گی ان کی زکوۃ ادا کرنی ہوگی یا قرض کی رقم نکال کر باقی ٹوٹل رقم پر زکوۃ ادا کرنی ہوگی یا قرض کی رقم پر بھی زکوۃ ادا کرنی ہوگی؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں حق یہ ہے کہ جتنی رقم آپ کے پاس موجود ہے اور جتنی آپ نے دوسروں سے لینی ہے خواہ وہ آپ نے قرض دی تھی یا کوئی چیز فروخت کی تھی تو اس کی قیمت میں لینی ہے رقم کے علاوہ جتنا سونا اور جتنی چاندی آپ کے پاس موجود ہے سب پر زکاۃ ہے البتہ جو آپ نے کسی سے قرض لیا ہوا ہے تو اس کی زکاۃ آپ کے ذمہ نہیں وہ قرض دینے والے کے ذمہ ہے جیسا کہ آپ نے کسی کو قرض دیا ہوا ہے اس کی زکاۃ آپ کے ذمہ ہے آپ سے قرض لینے والے کے ذمہ نہیں۔

بعض لوگ تجارت میں نقد قیمت کم اور ادھار قیمت زیادہ رکھتے ہیں یہ بیع درست نہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

«مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا» رواہ ابوداؤد کتاب البیوع-باب فی من باع بیعتین فی بیعة

''جو ایک بیع میں دو سودے کرتا ہے پس اس کے لیے ان دونوں میں سے کم قیمت والا ہے یا سود ہے'' قسطوں والی بیع میں عام طور میں یہی چیز ہوتی ہے کہ چیز کی قیمت نقد کی بہ نسبت زیادہ رکھی جاتی ہے یاد رہے یہ چیز ربا کے زمرہ میں آتی ہے جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے واضح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل